باب نمبر 13

نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالادستی

افادات

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

نہیں کروں گا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اُس کیلئے وعید فرمائی ہے جن نے اللہ ورسول کے فیصلے کو جاننے سے انکار کر دیا۔ قرآن مجید کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۴۴ اور ۴۵ اور ۴۷ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

جو اللہ تعالیٰ کے اُتارے ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہیں۔

پھر فرمایا:

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

جو بندہ اللہ تعالیٰ کی شریعت اور نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالادستی کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہ ظالم ہیں۔

پھر فرمایا:

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

جو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔

چونکہ اسلام کا تعلق دنیا کے ساتھ بھی ہے اور دین کے ساتھ بھی ہے وہ دنیا کو دین بنانا چاہتا ہے اگر چہ وہ کاروبارِ زندگی ہوگا لیکن جب شریعت مطہرہ کے سائے کے مطابق ہوگا تو جب گھر سے نکلا تھا تو اس کے کندھے پر گناہوں کے بوجھ تھے اُس کو یہ تشویش تھی کہ آج پتہ نہیں بکری ہوتی ہے یا نہیں لیکن حلال کے سائے میں بیٹھ کر اُس نے دوکانداری کی ہے جب شام کا وقت آئے گا تو سارے گناہوں کی گٹھڑیاں کندھوں سے گر چکی ہوں گی۔ دوکان سے جب نکلے گا تو وہ گناہوں سے پاک ہو کے آ رہا ہوگا۔

چونکہ اسلام نے دنیا میں پاک بنانا ہے اس کا فیصلہ کتنا بڑا فیصلہ ہے اُس کی حکومت کو مانیں گے تو ثواب ملے گا۔ اگر نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں

کہہ دیں کہ وہ ایک پرائیوٹ معاملہ ہے اُس کو رہنے دو۔

آج تو پھر دنیا میں یہی چلتا ہے پھر یہی کرنا پڑے گا یہ ایمانداروں کی شان نہیں۔قرآن مجید کے کتنے سخت لفظ ہیں۔

فَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ فَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ فَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ

یہ اُن لوگوں کے بارے میں ہے جو دین میں آئیں لیکن پھر اس کے نظام کو نہ مانیں جو دین میں آئیں لیکن حکومت کو تسلیم نہ کریں چونکہ اس کے پیچھے یہودیوں کا ذکر ہے۔جنہوں نے زنا کی سزا کو اپنی کتاب میں چھپانے کی کوشش کی کہ ہم اُس کا صرف چہرہ سیاہ کردیں گے اور گدھے پر بٹھادیں گے تو خالق کائنات نے فرمایا ''میں تمہارے ایسے دین کو نہیں دیکھوں گا جس میں تم مجھے سجدے تو کرو لیکن میری حدود نہ مانو''۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ

اگر تم نے میری حدود کے نظام کو چھوڑ دیا اور ان باتوں کو تم نے پس پشت ڈال دیا تو تم نے کیا میری توحید کو مانا' میری توحید کے ماننے کا مطلب یہ ہے کہ حکومت بھی میری مانی جائے۔حکومت اور چودہراہٹ تم کسی اور کی رکھو اُس چودہراہٹ کے تحت تم فیصلے کرو اور کلمہ میرا پڑھو۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ایسا نہیں ہے''۔

بظاہر الفاظ میں بڑا فرق ہے:

کافر ہونا بہت بڑا خسارہ ہے۔

ایک جگہ فرمایا جو بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو وہ کافر ہے اور دوسرے مقام پر فرمادیا کہ وہ ظالم ہے اور پھر فاسق ہے۔

تو ان آیات میں بظاہر اختلاف محسوس ہوتا ہے کافر ہونا بہت زیادہ خسارہ ہے وہ دائمی جہنمی بن گیا اور جو ظالم ہے یا فاسق ہے جو عام درجے کا ظالم ہے اُس کو جرم کے

مطابق سزا ملے گی پھر وہ جنت میں آجائے گی تو ان آیات کا مطلب کیا ہوا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہا اس کے معنی بیان کرتے ہیں:

مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ جَاحِدًا فَقَدْ كَفَرَ

اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرنا' اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) دل سے انکار کرنا (۲) عملاً انکار کرنا

(۱) اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا' اس کا دل سے انکار کرتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ درست ہی نہیں ہے۔ یہ نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ درست ہی نہیں ہے۔ سرے سے انکار کرنے کی وجہ سے یہ بندہ کافر ہو جائے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کا دل سے انکار کر دیا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے حکم کو دل سے تو تسلیم کرے لیکن عملاً اس کا انکار کر دے۔ اگر کوئی شخص دل سے ہی منکر ہے وہ کہتا ہے کہ قرآن مجید میں جو چور کی سزا ہے۔ وہ معاذ اللہ ظالمانہ ہے وہ شخص پکا کافر ہے۔ اُس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

حدود کے لحاظ سے جتنے بھی معاملات ہیں جب ان میں کسی کا دل سے انکار کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اگر دل سے انکار نہ ہو صرف عمل سے انکار ہو تو پھر اُس کے بارے میں ظالموں کا حکم ہے اور فاسقوں کا حکم ہے تو اس بنیاد پر ہمیں اس کا بھی آج محاسبہ کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کفر سے بھی بچائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ظلم اور فسق سے بھی بچائے۔ جہاں سجدے کرنا نمازیں پڑھنا اور روزے رکھنا یہ سارے معاملات اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لازم کر رکھے ہیں' وہاں اُس نے ہم پر اس بات کو بھی لازم کر دیا کہ ہم اپنے معاملات اُس کے حکم کے تابع رکھیں بلکہ یہ معاملہ تو اتنا لازم ہے۔

کچھ مراحل ایسے آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی بندگی کے بارے میں یہ چھوٹ دے دیتا ہے کہ ٹھیک ہے اگر تم کافر رہتے ہو تو کافر رہو' اگر تم نے کلمہ نہیں پڑھنا تو ہم جبراً